عام فہم اور آسان انداز میں پیغامِ قرآن

سُورَۃ الکَوثَر

ترجمہ و مختصر تفسیر

عبد المنّان راسخ حفظہ اللہ

از عقیل محمد اصغر بحرینی

0300-6686931

Rasikh Rasikh

Abdul Mannan Rasikh

ادارہ کتاب و حکمت فیصل آباد

گزارشاتِ راسخ

سب سے بہترین زندگی اس شخص کی ہے جو قرآنِ مجید کے ساتھ رہتا ہے، کچھ آیات حفظ کر لیتا ہے، چند آیات کا مفہوم سیکھ لیتا ہے، اور پھر ہر وقت ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔

ہمارے معاشرے میں ہر قسم کی بے چینی، بدامنی، بدسلوکی اور بگاڑ کی بنیادی وجہ قرآن وحدیث سے عملی دوری ہے۔ اگر آپ خوشگوار اور بابرکت زندگی کے خواہش مند ہیں تو آج ہی قرآنِ مجید کے سچے طالب علم بن جائیں، اسے سمجھیں، اس پر عمل کریں اور اسے اپنی زندگی کا دستور بنالیں۔ صرف دنیا ہی نہیں بلکہ آخرت بھی سنور جائے گی۔

اِن شاءَ اللہ تعالیٰ

''سورۃ الکوثر'' مکی ہے اس کی 3 آیات اور 42 حروف ہیں اس کی ایک بار تلاوت سے کم از کم 420 نیکیاں ملتی ہیں۔

آیئے! آج ہم اس کا سبق پڑھتے ہیں۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
اللہ کی پناہ میں آتا ہوں پھٹکار کئے گے شیطان سے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت رحم کرنے والا ہمیشہ رحم کرنے والا ہے

إِنَّا	أَعْطَيْنَاكَ	الْكَوْثَرَ
یقیناً ہم نے	عطا کی آپ کو	بہت زیادہ خیر

بے شک ہم نے ہی آپ کو بہت زیادہ بھلائی عطا کی ہے۔

فَصَلِّ	لِرَبِّكَ	وَانْحَرْ
تو آپ نماز پڑھیں	اپنے رب کیلئے	اور نحر کریں

پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں

إِنَّ	شَانِئَكَ	هُوَ	الْأَبْتَرُ
بلاشبہ	آپ کا دشمن	وہ	بے نام ونشان رہے گا

بلاشبہ آپ کا دشمن ہی دم کٹا ہے، وہی بے نسل ہے۔

إِنَّآ أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ

بے شک ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خیرِ کثیر عطا کی ہے۔

دینے والا اللہ تعالیٰ ہے اور نعمتیں پانے والے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ تمام خزانوں کا حقیقی مالک اور گنج بخش صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

الکوثر کے معانی:

مفسرین نے ''الکوثر'' کے متعدد معانی بیان کیے ہیں۔ ان تمام معانی میں سب سے جامع معنیٰ، جس میں باقی تمام معانی بھی شامل ہو جاتے ہیں کہ ''کوثر'' مبالغے کا صیغہ ہے، یعنی: ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خیرِ کثیر، یعنی بے شمار بھلائیاں، نعمتیں، آسانیاں، عزتیں اور بلندیاں عطا کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو خیرِ کثیر عطا فرمائی، اس میں درج ذیل نعمتیں شامل ہیں:

① اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو باکردار اولاد عطا فرمائی، اور آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آپ کی نسل کے ساتھ آج تک زندہ ہے، بلکہ قیامت تک بلند رہے گا۔

② آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت، آپ کے مشن اور روحانی سلسلے کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح زندہ رکھا کہ وہ آج تک مسلسل بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔

③ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حوضِ کوثر عطا فرمایا اور جنت میں نہرِ کوثر سے نوازا گیا۔

④ غرض یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا و آخرت کی تمام عزتیں اور بلندیاں عطا فرمائی گئیں۔

سورت کا پس منظر:

اصل صورتِ حال یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض پیارے رشتہ دار وفات پا رہے تھے اور حالات بھی انتہائی سخت تھے۔ قریشِ مکہ سخت طنز کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مذاق اڑاتے اور ان کے خلاف زبان درازی کرتے تھے۔ ایسے غم اور آزمائش کے ماحول میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ عظیم بشارت عطا فرمائی۔ إِنَّآ أَعۡطَيۡنَاكَ الۡكَوۡثَرَ

یہ تو محض ان لوگوں کی باتیں ہیں، یہ صرف ان کی خالی دھمکیاں ہیں۔ یہ کبھی کامیاب نہیں ہوں گے، جبکہ آپ ﷺ کی خیر و برکت کے تمام سلسلے قیامت تک زندہ رہیں گے۔ اور پھر قیامت کے دن بھی حوضِ کوثر پر اختیار و شرف آپ ﷺ ہی کو حاصل ہوگا، اور آپ ﷺ کی اطاعت گزار امت آپ ﷺ کے ساتھ ہوگی، جبکہ یہ سب منکرین اور دشمن حسرت وندامت میں مبتلا ہوں گے۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ

پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور نحر کریں، قربانی کریں

یعنی ہم نے آپ ﷺ کو خیرِ کثیر عطا فرما دی، ہر بھلائی اور خیر دے دی، اب آپ دو کام کریں:

① ہمارے لیے نماز قائم کریں

② اور نحر کریں

قربانی کے لیے عام جانور جیسے گائے، بکری، دنبہ وغیرہ کو ذبح کیا جاتا ہے،

یعنی ان کی گردن پر چھری پھیری جاتی ہے۔ لیکن اونٹ کو نحر کرنے کا طریقہ مختلف ہوتا ہے۔ اس میں اونٹ کے بائیں گھٹنے کو باندھ کر اسے تین ٹانگوں پر کھڑا کیا جاتا ہے، پھر اس کی گردن کے نچلے حصے میں تیز دھار آلہ لگایا جاتا ہے، جس سے خون نکل جاتا ہے اور وہ زمین پر گر جاتا ہے۔

پیغام قرآن: اللہ تعالیٰ جب کسی کو عزت، شان، مقام اور خیرِ کثیر عطا فرماتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ اپنی نماز کو بہتر کرے اور اللہ تعالیٰ کے لیے صدقہ و خیرات کرتا رہے۔

- یعنی جس شخص کو خیرِ کثیر نصیب ہو، اسے چاہیے کہ نمازوں کی پابندی کرے، خصوصاً فرض نمازوں میں کسی قسم کی سستی نہ کرے۔ اور فرض نمازوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ کثرت سے نوافل کا بھی اہتمام کرے، اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس کی راہ میں جانور ذبح کرے، صدقہ و خیرات کرے اور مسلسل نیکی کے کام کرتا رہے۔

ہمیشہ یاد رکھیں! شان، مقام اور نعمتیں صرف اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے، اور شکر کے طور پر جانور صرف اسی کے نام پر اور اسی کی خوشنودی کے لیے

ذبح کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص بکرے، دنبے، گائے یا دیگر جانور کسی غیر اللہ کو خوش کرنے کے لیے یا کسی دربار پر جا کر ذبح کرے تو یہ ہرگز درست نہیں، بلکہ یہ سخت اور سنگین گناہ ہے اور دین کی رو سے انتہائی خطرناک عمل ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا حقیقی شکر یہ ہے کہ انسان اپنی نماز سمیت ہر قسم کی عبادت اور قربانی کو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خاص کرے۔

پھر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر کی اصل تکمیل یہ ہے کہ انسان اپنی نماز کو سنت کے مطابق سیکھے، اس میں غور و فکر کرے، دل لگا کر نماز ادا کرے، اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جانور قربان کرے، نیز مساکین اور محتاجوں کو کھانا کھلا کر ان کی مدد اور خدمت کرتا رہے۔

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ

بلا شبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن ہی دم کٹا ہے اور بے نسل ہے۔

جو انسان اللہ تعالیٰ سے نعمتیں، رحمتیں، اعزازات، انعامات اور اکرامات

پا کر سجدے میں سر جھکا دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کچھ نہ کچھ دیتا رہتا ہے، اس کے خلاف اس کا حاسد، مخالف اور دشمن کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ یعنی سجدہ کرنے اور صدقہ دینے والے شخص کے خلاف دشمن کبھی غالب نہیں آتے، اور ہمیں بھی یہی طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔

جبکہ ہمارے معاشرے میں اکثر لوگ اپنے دشمنوں کا مقابلہ سختی، بدلے اور لڑائی جھگڑے کے ذریعے کرتے ہیں، حالانکہ اس سے نہ صرف دشمن کو مزید موقع ملتا ہے بلکہ انسان کا سکون بھی ختم ہو جاتا ہے اور اجر بھی ضائع ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔

اس لیے اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت، شان اور مقام عطا کیا ہے تو اپنی نماز پر محنت کریں، نماز کو بہتر کریں، سجدے لمبے کریں، صرف اللہ تعالیٰ ہی کو سجدہ کریں اور اللہ تعالیٰ کے لیے جانور ذبح کریں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس کی مخلوق کو کھلائیں پلائیں اور ان کی مدد کریں، پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا نام بھی باقی رکھتا ہے اور آپ کا کام بھی۔

یقین رکھیں! دنیا میں آج آپ ﷺ کا نام لینے والے، آپ ﷺ

پر درود بھیجنے والے ہر لمحہ کروڑوں لوگ موجود ہیں۔ لیکن ابو جہل اور ابو لہب جیسے نام لینے والا کوئی نہیں۔ ظلم اور تکبر کرنے والے سب مٹ گئے، ذلیل ہوئے، اور عبرت کا نشان بن گئے۔

ہم باصلاحیت لوگوں کو اس سورت کی روشنی میں یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ اگر آپ واقعی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے قدردان اور شکر گزار ہیں تو اپنی نماز کو بہتر کریں اور صدقہ وخیرات کے معاملات کو درست کریں۔ آپ کے حاسدوں کو اللہ تعالیٰ خود سنبھال لے گا اور آپ کے دشمنوں کو اللہ تعالیٰ خود ہی ناکام بنا دے گا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے اور آپ کو اس سورت کی برکت اور اس سے حاصل ہونے والی تربیت کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین